ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

ڈاکٹر منیر حسین ❁

کلامِ اقبالؔ کی مصوری

(عبدالرحمٰن چغتائی کے فن پاروں کا جائزہ)

Paintings of Iqbal Poetry (Analysis of Abdur Rahman Chughtai Paintings)

By *Dr. Muneer Hussain, Principal, Municipal Education System, Mirpur, Azad Kashmir.*

Abstracts

Abdul Rehman Chughtai (1897-1975) was a prominent and proficient artist and short story writer. He produced many articles on art. He artistically produced books i.e. *Muraqqa-i-Chughtai* and *Naqsh-i-Chughtai* illustrated the poetry of Mirza Ghalib. He inspired the philosophy of Iqbal. Iqbal's poetry covers multicolor of fine arts. Allama Iqbal keen interested an artist who capturing Islamic traditions and made paintings his *Javidnama*. Chughtai painted *Amal-e-Chughtai* visualizing Iqbal philosophy on canvas. This volume contains sixty three paintings based over Iqbal's poetry. These paintings are mirror of Iqbal philosophy like Super Ego, Shaheen, Super Man and Islamic culture and traditions. He selected the thoughts of Iqbal from his Urdu and Persian poetry. He also introduced a title of every visual and explained both Urdu and English with reference to Iqbal thoughts. During paintings of Iqbal philosophy he also correlate with that era, culture and domain and repudiate the western paintings. This article demonstrate different

❁ وائس پرنسپل، میونسپل ایجوکیشن سسٹم، میرپور، آزاد کشمیر

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

dimensions of Chughtai art reflex pros and cons. He prefers wash technique instead of Oil paintings so sense of inspiration is non-refulgent. His masterpiece reflex quoted the Mughal art and Hindu culture.

Keywords: Proficient, Repudiate, Prominent, Philosophy, Fine arts, Ego, Traditions, Inspiration

رنگ ہو یا خشت و سنگ، چنگ ہو یا حرف و صوت
معجزۂ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود[۱]

اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء میں ایک نام ''مصور'' بھی ہے اس طرح مصوری فنون لطیفہ کا ایک اساسی عنصر ہے۔ فکر اقبال جو ہمہ جہت ہے اس میں بیک وقت تلقین، تبلیغ ،ایجاز و ارتکازاور خطابت کے عناصر کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ کلام اقبال صرف ہمارے حواس کو فکری مہمیز ہی نہیں دیتا بلکہ اس میں تصور اور تصویر کے تعامل کا عکس بھی واضح اور انتہائی فکر انگیز انداز میں نظر آتا ہے۔افکار اقبال میں حزن والم سے بڑھ کر تجسس، تحیر اور استعجاب کے عناصر کے ساتھ ساتھ پر شکوہ جلال اور لہجے کی بلند آہنگی بھی منضبط ہے۔ کلام اقبال کی ان نادر و نایاب خصوصیات کو تصویری پیکر دینا محبان اقبال کا کام ہے۔ اس کلام کی مصوری کا کام اقبال کی زندگی میں ہی شروع ہو گیا تھا لیکن اس کو عملی طور پر پایۂ تکمیل تک پہنچنے سے قبل ہی اقبال مالک حقیقی سے جا ملے تھے۔ کلام اقبال کی مصوری میں جس اہم شخصیت کا کردار ہے وہ اقبال کے معاصر عبد الرحمٰن چغتائی ہیں۔

عبد الرحمٰن چغتائی جس کی ذہانت اور شعور کی ترسیم نے اسد اللہ خان غالب اور علامہ اقبال کے کلام کو اپنے فن میں سمو کر فن مصوری سے بغل گیر کیا- آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق فن تعمیرات، نقاشی اور مصوری سے تھا- آپ کے دادا رنجیت سنگھ کے میر تعمیرات تھے۔ آپ کی پیدائش پنجاب کے قلب لاہور میں ۲۱ ستمبر ۱۸۹۷ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد مصوری کے اصول و ضوابط سیکھنے کے لیے لاہور کے میو سکول آف آرٹ میں داخلہ لیا جہاں آپ کو استاد میراں بخش سے فیض یاب ہونے کا موقع میسر آیا۔ اس ادارے سے آپ نے ۱۹۱۴ء ڈرائینگ کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۱۶ء میں بنگال کا سفر کیا تا کہ بنگال کے آرٹ کا مطالعہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ دو مرتبہ یورپ کے سفر پر بھی گئے اور لندن کے سکول آف فوٹو گرافی اینڈ انگریونگ سے تربیت حاصل کی۔ ابتداء میں آپ کی تصاویر کلکتہ کے ماڈرن ریویو

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

رسالے میں شائع ہوئیں۔ ۱۹۲۰ء میں پہلی مرتبہ آپ کی مصور شدہ تصاویر کی نمائش فائن آرٹ سوسائٹی لاہور میں ہوئی اس کے بعد نیرنگ خیال ادبی رسالے میں آپ کی تصاویر منظر عام پر آنے لگیں۔ قیام پاکستان سے قبل ہی آپ کی شہرت نصف النہار پر پہنچ چکی تھی اور حکومت برطانیہ نے ۱۹۳۴ء میں خان بہادر کا خطاب دیا۔ ۱۹۶۰ء میں حکومت پاکستان نے آپ کو ہلال امتیاز اور ۱۹۶۴ء کو جرمنی کی حکومت نے آپ کو سونے کا تمغا تفویض کیا۔ آپ نے پاکستان کے اولین ڈاک ٹکٹ کا نمونہ نقش کیا اس کے علاوہ ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلی ویژن کے مونوگرام بھی مصور کیے۔

پاکستان میں مصوری کی پہلی نمائش ۱۹۴۹ء میں لاہور آرٹس کونسل میں منعقد ہوئی جس کا افتتاح گورنر جنرل پاکستان جناب خواجہ ناظم الدین نے کیا۔ اس نمائش میں پیش کیے گئے تمام فن پارے آپ ہی کی تخلیق تھے۔ ۱۹۵۲ء میں آپ کے فن پاروں کی نمائش کراچی میں منعقد ہوئی اس نمائش کا افتتاح گورنر جنرل پاکستان جناب غلام محمد نے کیا۔ اکیسویں صدی کے اوائل میں یعنی ۲۰۰۱ء میں آپ کے فن پاروں کی نمائش الحمرا آرٹ گیلری لاہور میں ہوئی۔ دنیا کی مختلف آرٹ گیلریوں میں آپ کے فن پارے موجود ہیں جن میں ہیگ میں اقوام متحدہ کا قصر امن بھی شامل ہے۔ آپ کی مصوری کے اہم موضوعات میں اسلامی آرٹ، ترک، مغل، ایرانی اور عرب ثقافت کے علاوہ ہندی اور راجپوتی عکس موجود ہے جب کہ انگریزی اثرات سے مبرا ہے۔ آپ کا انتقال ۱۷ جنوری ۱۹۷۵ء کو لاہور میں ہوا۔

افکار اقبال تگاپوئے دمادم، لطف خرام اور غوغاے رستاخیز کی بدولت حیات انسانی کے ہر مخفی پہلو کو تبسم برق کی طرح متحرک کرتے ہیں۔ سماجی، عصری، ثقافتی اور تہذیبی مسائل کے علاوہ وقت، خدا، کائنات اور تقدیر جیسے مسائل پر تعمیق کی دعوت فکر دیتے ہیں۔ ناقدین، محققین اور شارحین افکار اقبال کے نئے فکری خزانوں کی جھلکیاں دکھارہے ہیں لیکن کلام اقبال کے آہنگ، انداز بیان، تکلم، استفہام، استعجاب، استہزا اور معنی آفرینی کی متنوع جہتیں، پرتیں اور تہیں نو بہ نو تعمق کی دعوت فکر دیتی ہیں۔ اقبال کے فکری سرمائے میں جہاں اقوام۔ ملتوں اور سلطنتوں کا ذکر ہے وہاں فنون لطیفہ کی وادی پرخار کے مختلف ابعاد مصوری، رقص و موسیقی، نقاشی، شاعری اور فن تعمیر کو بھی کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ برطانیہ کے نامور مصور سر ولیم روتھن اشٹائن (۱۸۷۲ء-۱۹۴۵ء) سے اقبال کی خط کتابت زمانہ طالب علمی (۱۸ دسمبر ۱۹۰۲ء) سے جاری تھی اور ان سے شرف ملاقات بھی حاصل ہوا، انھوں نے ۱۹۱۰ء میں ہندوستان کے خطہ بنگال کی سیاحت کی۔ ولیم روتھن شٹائن اعلیٰ درجے کے مصور، سیفلڈ یونی ورسٹی میں فنون لطیفہ کے پروفیسر اور برطانوی رائل کالج آف آرٹ کے پرنسپل کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ آپ نے آئن سٹائن اور ٹی۔ ای۔ لارنس کے پوٹریٹ بھی بنائے تھے۔ اقبال جب اندلس کی سیاحت کے بعد لاہور آئے تو اپنے خط محررہ ۲۸ فروری ۱۹۳۳ء بنام ولیم روتھن اشٹائن میں فن مصوری کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ:

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

> میں جب (اسپین میں) پرادامیوزیم (مجریط) دیکھنے گیا تھا تو میں نے باربار آپ کے مصورانہ کمالات کو مشعل راہ بنا کر یورپ کے عظیم مصوروں کو سمجھنے کی کوشش کی تھی۔ (۲)

عبدالرحمٰن چغتائی اور علامہ اقبال کے درمیان گہرے مراسم قائم تھے یہی وجہ ہے جب چغتائی کی والدہ کا انتقال ہوا تو علامہ اقبال نے محررہ ۲۴ اپریل ۱۹۲۵ء کو تعزیت کا خط بھی لکھا- محمد دین تاثیر کی خواہش پر عبدالرحمٰن چغتائی نے غالب کے اردو کلام کو مجسم کرنے کی حامی بھر لی جو مرقع چغتائی کی صورت میں ۱۹۲۸ء کو منظر عام پر آئی۔ اردو میں یہ اولین نقش منفرد نوعیت کی تخلیق تھی۔ اس کتاب کی تصاویر کے عناوین سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصور نے اشعار اور موضوعات کا خاص خیال رکھا ہے۔غالب مغلیہ عہد کے زوال کا شاعر تھا لیکن مصور نے اپنی مصوری میں ایرانی،را جھسہ یمانی اور مغل دبستان مصوری کو منضبط کر کے دکھایا ہے۔اس مصور ایڈیشن کا دیباچہ علامہ اقبال نے تحریر کیا تھا۔اس کے مقدمے کے متعلق عبداللہ چغتائی اپنی تصنیف اقبال کی صحبت میں تحریر کرتے ہیں:

> جب یہ فیصلہ ہو چکا تو میں نے اور تاثیر مرحوم نے یہ طے کیا کہ علامہ سے اس مصور ایڈیشن پر مقدمہ لکھنے کی درخواست کی جائے۔ چناںچہ ایک روز ہم نے چغتائی مرحوم کی موجودگی میں علامہ سے یہ درخواست کی تو ایک طویل بحث کے بعد انھوں نے وعدہ کر لیا کہ وہ مقدمہ لکھیں گے۔ (۳)

مرقع چغتائی کی اشاعت کے بعد عبدالرحمٰن چغتائی نے غالب کے مزید اشعار کا انتخاب کر کے "نقش چغتائی ،،کے عنوان سے ۱۹۳۵ء میں ایک اور مصور ایڈیشن شائع کیا۔ یہ مصور نسخہ غالب کے اردو کلام نسخہ حمیدیہ کو مدنظر رکھ کر نقش کیا گیا۔ اس کاوش کو عبدالرحمٰن چغتائی نے والی بھوپال سر حمید اللہ خان کی نذر کیا تھا- اس نسخے میں کل انیس تصاویر ہیں جن میں اٹھارہ سادہ اور سفید اور ایک رنگین نقش شامل ہے۔ یہ تصنیف میں بھی مغل تہذیب کی بھرپور عکاس ہے اور جزئیات نگاری کا خاص اہتمام کر کے کلر سکیم کا انتخاب یعنی رنگوں سے مصوری کی گئی ہے۔ عبدالرحمٰن چغتائی کلام غالب کے متعلق اس کتاب میں تحریر کرتے ہیں:

> غالب کے پیش نظر کوئی رنگین تصویر یا کسی شعر کی تصویری صورت نہ تھی مگر اس کو فطرت سے ایسی نظر ملی تھی جو خارجی سامانوں کی محتاج نہ تھی اور چوں کہ اس کا تخیل دائمی اور غیر فانی ہے اس لیے وہ قدیم بھی ہے اور جدید بھی ہے۔ (۴)

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

اس کے بعد چغتائی کا تیسرا شاہکار بعنوان "چغتائی پینٹنگز" کے عنوان سے ۱۹۴۰ءمیں منصۂ شہود پر آیا۔ یہ شاہکار انگریزی زبان میں ہے تا کہ اس مصوری کے ذریعہ بین الاقوامی دنیا تک رسائی حاصل کی جائے۔اس کتاب میں کل انتالیس تصاویر شامل ہیں اور ان تصاویر کو پہلی کتب سے ہی مرتب کر کے ایک نیا انگریزی نام دے کر شائع کیا گیا ہے تاہم کچھ تصاویر نئی بھی اس میں شامل کی گئی ہیں۔ان تصاویروں کا دائرہ بہت وسیع ہے مصور نے جس تصویر کا انتخاب کیا ہے وہاں اس کی تہذیب و ثقافت اور مذہب تک رسائی حاصل کر کے حقیقت کی بھرپور عکاسی کی ہے۔عبدالرحمٰن چغتائی کا اگلا شاہکار "چغتائی انڈین پینٹنگز کے ،، عنوان سے ۱۹۵۱ء میں دہلی سے منظر عام پر آیا۔اس تصنیف میں شامل تصاویر کا تعلق ہندو تہذیب و ثقافت سے ہے اس کتاب میں تصاویر کی تعداد ستائیس ہے۔ان تصاویر میں ہندو تہذیب کے علمبر داروں رادھا، کرشنا،مہابھارت اور دیوی دیوتاؤں سے منسلک داستانوں کو مصوری کے قالب میں ڈھال کر پیش کیا گیا ہے۔عبدالرحمٰن چغتائی کے فن پارے بیک وقت ترک، ایرانی مصوری کے علاوہ ہندوستانی مصوری جس کی اساس بنگالی آرٹ پر ہے جس کی جڑیں دو ہزار سال قبل کی ایلورا اور اجنتا کے غاروں کی تصویروں سے بغل گیر ہوتی ہیں کی امین ہے۔ڈاکٹر فیوض الرحمٰن عبدالرحمٰن چغتائی کی مصوری کے اہم نکات کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> برصغیر کے ممتاز مصور اور فن مصوری میں اس خاص انداز کے بانی جو ان کے نام سے چغتائی آرٹ کہلاتا ہے اور اس میں برعظیم کے مسلمانوں کی تہذیبی و ثقافتی اور جمالیاتی قدروں کی عکاسی کی گئی ہے۔ چغتائی کے فنی کمالات کا اعتراف برعظیم کے علاوہ بیرونی ممالک میں بھی ہوا۔ ان کے فن پاروں کی بین الاقوامی نمائشیں ہو چکی ہیں۔[۵]

علامہ اقبال نے زبور عجم اور ضرب کلیم کے کلام میں فنون لطیفہ کے متعلق اپنے فلسفے کو بیان کیا تھا۔فنون لطیفہ میں شاعری، رقص و سرود، فن تعمیر، نقاشی کے علاوہ مصوری بھی فکر اقبال کا ایک اہم اساسی عنصر ہے۔ کلام اقبال کو مختلف خطاطوں نے اپنی فنی مہارت اور نفاست کے ساتھ صفحہ قرطاس پر منتقل کیا لیکن علامہ اقبال کی یہ خواہش تھی کہ ان کے کلام خصوصا "جاوید نامہ ،، کے تاثیری معجزے کا مصور ایڈیشن منظر عام پر آئے اس کا اظہار انھوں نے ایک خط بنام ڈاکٹر صوفی غلام محی الدین محررہ ۳۱/ مارچ ۱۹۳۳ء میں کیا۔

> یہ نظم ایک قسم کی Divine Comedy ہے۔مترجم کا اس سے یورپ میں شہرت حاصل کرنا یقینی امر ہے۔ اگر وہ ترجمہ میں کامیاب ہو جائے۔ اور اگر اس ترجمہ کو کوئی عمدہ

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

> مصور Illustrate بھی کر دے تو یورپ اور ایشیاء میں مقبول تر ہو گا۔ اس کتاب میں بعض بالکل نئے تخیلات ہیں اور مصور کے لیے عمدہ مسالہ ہے۔[۶]

علامہ اقبال کی شدید خواہش کے پیش نظر آپ کی زندگی میں مختلف مصوروں نے آپ کے کلام کی مصوری پر کام شروع کر دیا۔ مولانا حالی کی صد سالہ یادگاری تقریبات کے موقع پر ایک نوجوان مصور ضرار احمد کاظمی علامہ اقبال کی خدمت میں پیش ہوئے اور شکوہ اور جواب شکوہ سے متعلق چند مصور شدہ تصاویر علامہ کی خدمت میں پیش کیں جو اس نے تیار کی تھیں علامہ اقبال نے ان کو پسند فرمایا اور جاوید نامہ کے مصور ایڈیشن کے متعلق ارشاد فرمایا:

> میری رائے میں میری کتابوں میں سے صرف جاوید نامہ ایک ایسی کتاب ہے جس پر مصور طبع آزمائی کرے تو دنیا میں نام پیدا کر سکتا ہے مگر اس کے لیے پوری مہارت فن کے علاوہ الہام الٰہی اور صرف کثیر کی ضرورت ہے۔[۷]

علامہ اقبال شکوہ اور جواب شکوہ کے مصور فن پاروں سے بہت زیادہ متاثر ہوئے آپ نے اپنی وفات سے تین روز قبل ۱۸۔ اپریل ۱۹۳۸ء ضرار احمد کاظمی کو ایک خط لکھا جس میں شکوہ اور جواب شکوہ کی مصوری کو کاظمی اسکول کے نام سے منسوب کیا بلکہ دنیا اسلام میں اسے مصور اقبال کا خطاب دیا اور جاوید نامہ کے مصور فن پاروں کے متعلق تحریر فرمایا کہ:

> پوری مہارت فن کے بعد اگر آپ نے جاوید نامہ پر خامہ فرسائی کی تو ہمیشہ زندہ رہو گے۔[۸]

علامہ اقبال کی شدید خواہش تھی کہ جاوید نامہ کا مصور نسخہ منظر عام پر آئے اس کے متعلق عبدالرحمٰن چغتائی سے علامہ اقبال کئی ملاقتیں بھی ہوئیں جس کا ثمر عمل چغتائی کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔ عمل چغتائی پر کام علامہ اقبال کی زندگی میں ہی شروع ہو گیا تھا لیکن پائے تکمیل تک پہنچنے میں تیس سال کا عرصہ لگا۔ جب یہ شاہکار فن پارہ تیار ہوا تو اقبال داعی اجل کو لبیک کہہ چکے تھے۔ عبدالرحمٰن چغتائی نے اس فن پارے کا آغاز "قدر قیمت،، کے عنوان سے کیا جس میں انھوں نے اپنے کرم فرماؤں اور دوستوں کا شکریہ ادا کیا جن کے عزم و حوصلے کی بدولت یہ نایاب تخلیق منظر عام پر آئی۔ ان دوستوں میں ایس اے رحمٰن اور وقار عظیم شامل تھے۔ دوسرا عنوان "لہو ترنگ،، ہے جس میں ان مشکلات کا ذکر ہے جو اس نقش ہائے رنگارنگ کی اشاعت کے دوران پیش آئیں۔ اس کتاب کا انتساب صدر مملکت محمد ایوب خان کے نام سے منسوب کیا۔ عبدالرحمٰن چغتائی نے "فرد اور جماعت،، کے عنوان سے جو چار صفحات کا دیباچہ لکھا

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

اس میں علامہ کی خواہش کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

> علامہ اقبال کی ہمیشہ یہ آرزو رہی کہ ان کے کلام کا ایک مصور ایڈیشن شائع کیا جائے وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ صحت بحال ہو جائے تو جاوید نامہ کا انگریزی میں ترجمہ کروں گا-اسے ترتیب دوں گا ، م ھاری بنائی ہوئی تصویریں ہوں گی۔اس مصور ایڈیشن کو نوبل انعام کے لیے پیش کیا جائے گا۔(۹)

اس دیباچے کے بعد "دیدن دگر آموز" کے تحت سترہ صفحات کا ایک بسیط مقالہ ہے جس میں اقبال کی اس خواہش کا اظہار بھی شامل ہے کہ وہ اپنا کلام مصور دیکھنا چاہتے تھے۔اقبال گوئٹے اور دانتے کے مصور ایڈیشن سے متاثر تھے۔چغتائی اقبال کو عظیم ہستی اور ان کے کلام کو عظیم تہذیبی ورثہ قرار دیتے ہیں۔موجودہ دور میں معاشرے میں بڑھتے ہوئے مغرب پرستی کے رجحان نے ہماری تہذیب کو سخت نقصان سے دوچار کیا ہے۔اس مقالے میں چغتائی نے فن کار کی ذمے داریوں کی وضاحت کی ہے کہ اس کا فن پارہ قومی روایات اور ثقافت کا آئینہ دار ہونا چاہیے۔اگر فن کار دوسروں کی تقلید کرے گا تو اس کا فن دائمی وجود سے عاری ہو گا۔اس مقالے میں چغتائی نے عظیم مصوروں کو بھی خراج عقیدت پیش کیا ہے۔اس مقالے میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جن عظیم ہستیوں کا اقبال نے اپنے کلام میں ذکر کیا ہے تو مصور نے ان کو مصوری میں رنگوں اور خطوں کی زبان میں تصویری شکل دے دی ہے۔عبدالرحمٰن چغتائی نے اپنے اس مقالے میں بیان کیا ہے کہ کس طرح ایک فن پارے کو دوام حاصل ہوتا ہے اس کے متعلق آپ تحریر کرتے ہیں:

> آرٹسٹ جو اپنے قومی کردار کا ترجمان ہے اپنے قومی وقار کو جھٹلا نہیں سکتا۔اگر اس کی الدی قوتیں نقالی اور تتبع پر مبنی ہوں تو تنزل اور زوال اس کے شعور پر مسلط رہتا ہے۔(۱۰)

اس کے بعد دعاے زبور ہے:

یارب درون سینہ دل باخبر بدہ

در بادہ ، بہ پرانگرم، آں نظر بدہ

جو علامہ اقبال کے مجموعہ کلام "زبورِ عجم" سے لی گئی ہے۔ آخر میں "عملِ چغتائی" کو خونِ جگر کا کرشمہ کہا گیا

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

ہے کیوں کہ ایک تصویر کئی غزلوں اور نظموں کے پیمانے سے ناپی جاسکتی ہے۔

اقبال کے کلام کا مصور نسخہ "عملِ چغتائی"۱۹۶۸ء میں شائع ہوا۔ اس مصور نسخے کا افتتاح صدر پاکستان جناب عزت مآب ایوب خان نے لاہور آرٹس کونسل میں کیا- اس نادر الوجود مصور نسخے میں کل تریسٹھ تصاویر ہیں۔ ان میں سے چالیس تصاویر چار رنگی اور بقایا تصاویر یک رنگی ہیں جن کا انتخاب اقبال کے اردو اور فارسی کلام سے کیا گیا ہے۔ ہر تصویر کا ایک عنوان دیا گیا ہے جس کے ساتھ کلام اقبال کا فارسی یا اردو شعر درج کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اردو اور انگریزی میں اس کا تجزیہ پیش کر کے اس کا مفہوم واضح کیا گیا ہے - عمل چغتائی میں جو تصاویر شامل ہیں ان کے عناوین مندرجہ ذیل ہیں:

داستان گو، جہان رنگ وبو، غلام لڑکی، زوال بغداد، سیب کا درخت، اخترِ صبح، جلال وجمال، ناقہ لیلیٰ، چشمہ ارتقا، دانائے راز، جہانگیر ونور جہاں، برق نگاہ، سوز دروں، مرد حر، زبیدہ خاتون، خرقہ پوش، اقبال اور رومی، معمار حرم، شرف النسا، فکر فردا، عزم، منصور حلاج، انجمن آرا، بنت امم، فروغ دیدہ، کتاب حکمت، غنی کاشمیری، مسجد قرطبہ، شہرت، خلیفہ ہارون الرشید، سلطان شہید، اورنگ زیب، عہد وپیماں، جنرل طارق، مردمومن، مؤذن، مرد شاہین، حد نگاہ، صورت سیرت، بابر اور ہمایوں، خنجر ہلال، مشرقی غنا، امامت جہان، دست نگر، اخوت ہلال، بے پرواخرام، تخلیقی پیکر، چشم نرگس، دختر حرم، عظمت آدم، آہنگ دلبری، عروس لالہ، سلطان اور درویش، اسحاق موصلی، گلِ خنداں، پُر شکوہ، تسخیرِ آب وگل انسان اور شیطان، رخ زیبا اور اس کتاب کی آخری تصویر علامہ اقبال کی ہے جو کرسی پر بیٹھے مطالعہ فرمارہے ہیں۔

عمل چغتائی مصور کا ایک نادر شاہکار ہے جس میں اقبال کے فلسفیانہ افکار کو نفاست اور منفرد انداز میں مجسم کیا گیا ہے۔افکار اقبال کا محور و مرکز نظریہ خودی ہے۔مصور نے اپنی تصاویر میں ان کرداروں کا جمالیاتی حسن، سوز وگداز، اضطراب اور جولانی طبع کو اجاگر کیا ہے جو تاریخ اسلام کے درخشاں ستارے اور ہماری روایات کے امین ہیں۔ ان تصاویر سے ان کرداروں کا فکری حسن بھی عیاں ہوتا ہے جیسے عظیم جرنیل طارق بن زیاد، نامور سپہ سالار اور انگریزوں کی آنکھ کا کانٹا ٹیپو سلطان شہید اور عظیم فاتحین جیسے بابر اور اورنگ زیب عالمگیر وغیرہ۔ یہ تمام کردار اسلام کی قوت وعظمت اور شان وشوکت کے علمبر دار ہیں۔ عبدالرحمٰن چغتائی نے ان تصویروں میں فنی کمال، مشرقی تخیل، رنگوں کے خوب صورت امتزاج اور خطوط کی ہم آہنگی سے منظر تخلیق کیے ہیں ان کے علاوہ تاریخی کرداروں میں منصور حلاج اور غنی کاشمیری بھی زندۂ جاوید کردار ہیں۔ ان کرداروں کا جاہ وجلال بزرگان دین کا فقر اور ان کی اخلاقی

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

برتری اسلام کی حقانیت اور جمال نبوی کا مظہر ہے۔ عبدالرحمٰن چغتائی نے اپنے فن کے ذریعے ان کرداروں کو مصور کیا ہے۔ ان کرداروں کے متعلق فریال اشرف تحریر کرتی ہیں:

> عمل چغتائی میں کی تصویروں میں مصور نے ایسے کرداروں کا انتخاب کیا ہے جن کی خودی پائیدار تھی جن کی شخصیت ملک و قوم کے لیے ایک مثال تھی۔ ان شخصیات کی عظمت آج بھی قائم ہے۔ مصور نے ان شخصیات کی ہو بہو شبیہ نہیں بنائی بلکہ ان کے رتبے اور مقام کو بھی واضح کرنے کی سعی کی ہے۔[۱۱]

عبدالرحمٰن چغتائی نے صنف نازک کی جو تصاویر بنائی ان میں نور جہاں، زبیدہ خاتون اور شرف النساء شامل ہیں۔ یہ خواتین بہادر، نیک سیرت اور تاریخ اسلام کے پر عزم کرداروں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ یہ کردار شرم و حیا اور پاکیزگی کا مجسمہ ہیں ان کے دو بڑے زیور قرآن مجید اور تلوار ہیں جو ان کی شجاعت و بہادری کا عملی ثبوت ہیں۔ مندرجہ بالا مسلمان خواتین ہمارے معاشرے کے سنجیدہ کرداروں کا عملی نمونہ ہیں۔ عبدالرحمٰن چغتائی نے ان کرداروں کو اقبال کے اصل روپ میں مجسم کیا ہے جس کا اظہار علامہ اقبال نے عورت کے متعلق ضرب کلیم میں کیا ہے::

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوز دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشتِ خاک اس کی کہ ہر شرف ہے اسی درج کا درِ مکنوں[۱۲]

عبدالرحمٰن چغتائی نے اپنی تصاویر میں مشرقی روایات و تہذیب کی بھرپور عکاسی کی ہے۔ ہر تصویر کا پس منظر اس کی ثقافت کے مطابق ترتیب دیا ہے۔ عمل چغتائی کی تصویر ناقہ لیلیٰ میں مصور نے عرب ثقافت کے مطابق صحرا، ریگستان اور ہرن پس منظر میں دکھائے ہیں۔ تصویر رنگ و بو میں مغل ثقافت کی مکمل عکاسی کی گئی ہے۔ ہارون الرشید کی تصویر کے پس منظر میں بلند و بالا عمارات مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی یاد دلاتی ہیں۔ سلطان شہید کی تصویر کے عقب میں جو توپ کا پہیہ ہے وہ اس کی جنگی حکمت عملی کی مکمل غمازی کر رہا ہے۔ زوال بغداد کے پس مطر میں جو عظیم الشان عمارات کا کینوس دکھایا گیا ہے وہ اسلام کے جاہ و جلال کی مکمل عکاسی کرتی ہیں۔ اقبال کی شاعرانہ دنیا کی ایک جامع تعبیر مصورانہ کمال سے ہم آہنگ ہو جاتی ہے۔ اورنگزیب کی تصویر کے پس منظر میں جنگی ہاتھی اس کی سلطنت کی قوت و شوکت کی علامت ظاہر کرتا ہے۔ یہ پس منظر مصور کی اسلامی ثقافت کے مکمل آئینہ دار ہیں۔ عبدالرحمٰن چغتائی نے اپنے فن پاروں میں انسانی تخئیل جو شاعرانہ جذبات کی صورت میں تھا اپنی تخلیقی قوت سے مصور کیا ہے ڈاکٹر انور سجاد عبدالرحمٰن چغتائی کی مصوری کے پس منظر کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

> اسی زمانے میں عبدالرحمٰن چغتائی مغلیہ سکول کے پیالے میں تازہ پانی ڈال کر آبی مصوری کر رہے تھے اور اپنی لکیر، آرائش جزئیات، نیم باز نرگسی آنکھوں اور رومانوی جسموں کے باجود Static ہو گئے کیوں کہ انھوں نے اپنے ماضی کو اپنے آباؤاجداد ہی نہیں بلکہ یورپی آنکھ سے دیکھا۔(۱۳)

عمل چغتائی کے موضوعات کی اگر تعمیق کی جائے تو بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا تعلق مشرق کی ثقافت اور معاشرت سے ہے۔ فکر اقبال کے موضوعات جیسے شاہین اور مرد مومن کے جلال و جمال کی بھرپور غمازی کی گئی ہے۔ نظریہ خودی، حب الوطنی، صوفیانہ روایات، مرد حر اور نامور مسلمان حکمرانوں کی جواں مردی کے علاوہ مظلوم کشمیری قوم کی جھلک بھی دکھائی گئی ہے۔ اس کتاب میں مصور نے کمال فن سے اقبال کے اشعار کو مصور کیا ہے۔ کلام اقبال کو مجسم کرنا خار مغیلاں کا کام ہے اس کے لیے جس فنی مہارت، شوق، نفاست اور لگن کی ضرورت تھی اس کا مظاہرہ چغتائی نے کیا ہے اور کلام اقبال کے باطن تک رسائی حاصل کر کے گوہر نایاب کی یافت کی ہے۔ اس کتاب میں مصور کا ہنر وفن حقیقت میں پورے کمال تک پہنچا ہوا نظر آتا ہے۔ مصور کے متعلق علامہ اقبال کا نقطہ نظر کچھ یوں ہے:

معلوم ہیں اے مردِ ہنر تیرے کمالات — صنعت تجھے آتی ہے پرانی بھی نئی بھی
فطرت کو دکھایا بھی ہے، دیکھا بھی ہے تو نے — آئینۂ فطرت میں دکھا اپنی خودی بھی(۱۴)

عبدالرحمٰن چغتائی نے بڑی خوب صورتی سے شعر اقبال کو مجسم کیا ہے۔ فکر اقبال عمل اور حرکت کا استعارہ ہے لیکن آبی رنگوں کے استعمال کی بدولت تصاویر کا ایک مدھم تاثر سامنے آتا ہے اور جلال کے بجائے جمال کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ فکر اقبال کا محور جمال کے بجائے جلال ہے لہٰذا اگر آبی رنگوں کے بجائے آئل پینٹنگ کا استعمال کیا جاتا تو نتائج زیادہ شاندار ہوتے۔ اس مصوری میں گلابی رنگ کی آمیزش زیادہ ہونے کی وجہ سے بھی تصویروں کا تاثر شدید متاثر ہوا ہے۔ علامہ اقبال کی شدید خواہش تھی کہ جاوید نامہ کا مصور نسخہ تیار کروایا جائے لیکن عبدالرحمٰن چغتائی نے کلام اقبال کے فارسی اور اردو اشعار کا انتخاب اپنی پسند سے کیا ہے- یہ مصور نسخہ جاوید نامہ کی مصوری نہیں ہے کیوں کہ جاوید نامہ کا اسلوب ڈرامائی ہے اور عمل چغتائی کا اسلوب اس سے مکمل بالعکس ہے۔ اگر مصور فکر اقبال کے فنی ارتقاء کو مد نظر رکھ کر کلام اقبال کا انتخاب کرتا تو اس سے بھی ان تصاویر کی اہمیت دوچند ہو جاتی۔ فکر اقبال کے نمایاں خدوخال زیادہ واضح نظر آتے نیز اقبال کا فکری ارتقاء سمجھنے میں آسانی رہتی۔ ڈاکٹر اسلم انصاری عمل چغتائی کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ:

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

> مجموعی طور پر "عملِ چغتائی" چغتائی کا ایک خوب صورت مرقع ہے۔ جس کی اکثر تصویروں کا رشتہ اقبال کے فکر و فن کے ساتھ ملایا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کو اقبال کی مصورانہ تعبیر کہنا صرف جزوی طور پر ہی درست ہو سکتا ہے۔ (۱۵)

عمل چغتائی میں مغلیہ ثقافت کی بھرپور عکاسی کی گئی ہے۔ مغلیہ تہذیب کے نمائندے بابر، ہمایوں، جہانگیر اور اورنگ زیب کی تصاویر نمایاں ہیں۔ یہ کردار مغلیہ عہد زریں کے نمائندے ہیں۔ ان کرداروں کو نقش کرتے ہوئے مغلیہ فن تعمیر، نقاشی، تعمیرات اور مغلیہ تہذیب و ثقافت کی بھرپور عکاسی بھی شعوری یالاشعوری طور پر ہر جگہ نمایاں نظر آتی ہے۔ تصویروں کی یکسانیت کے خاتمے کے لیے مصور نے مختلف نوعیت کے تجربات بھی کیے ہیں تا کہ ہر نقش کی انفرادیت قائم رہے۔ محمد حسن عسکری اپنے مقالے "پاکستان میں مصوری کی تشکیل نو،، میں عبدالرحمٰن چغتائی کی مصوری پر مغل تہذیب کے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> آپ مغلیہ مصوری کا نام لے سکتے ہیں اس وجہ سے خصوصاً کہ ہمارے سب سے بڑے مصور عبدالرحمٰن چغتائی پر مغل روایت کا گہرا اثر ہے اور ان کی تصویروں میں بھی نقل کی حد تک موجود ہے۔ (۱۶)

اقبال کے نزدیک مغلیہ تہذیب ایک زوال آمادہ، سعی و عمل سے عاری، تسخیر کائنات کے جذبے سے خالی اور جمود پسند تہذیب تھی۔ اس تہذیب کی بساط اقبال کی پیدائش سے بیس سال پہلے لپیٹی گئی تھی لیکن جنگ آزادی کا مسموم دھواں ابھی فضا میں باقی تھا۔ اقبال نے بانگ درا کی نظم "غلام قادر رہیلہ،، میں مغلوں کی حمیت کے متعلق فرمایا تھا کہ:

مگر یہ راز آخر کھل گیا سارے زمانے پر
حمیت نام ہے جس کا گئی تیمور کے گھر سے (۱۷)

علامہ اقبال اسلامی ثقافت کے علمبردار ہیں جب کہ عبدالرحمٰن چغتائی کی مصوری میں ہندو ثقافت کی عکاسی بھی نمایاں نظر آتی ہے اور عمل چغتائی میں 'شہرت، کے عنوان سے جو تصویر ہے اس میں ہندو طرز تعمیر کی محراب، عورت کے سر پر دیا اور نیم عریاں بدن۔ عورت کی یہ طرز تجسیم جمالیاتی لذت پرستی کی عکاسی کرتی ہے۔ اس طرح کی تصاویر ایجد . ہ ٹ ما اور ایلورا کے غاروں کی تصاویر کی مکمل عکاسی کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اقبال کے نزدیک اندلس کا فن تعمیر اسلام کی عظمت رفتہ کی یاد دلاتا ہے جب کہ چغتائی کو مصر کے آثار قریمہ سے زیادہ شغف نظر آتا ہے۔ چغتائی بنو عباس کے عہد کی 'الف لیلیٰ، کی رومان پسندی سے متاثر نظر آتے ہیں یا اختر شیرانی والی رومان پسندی کے گرویدہ نظر آتے ہیں جب کہ

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

علامہ اقبال کا نقطہ نظر اس کے معکوس ہے۔ ڈاکٹر محمد عبد اللہ چغتائی اپنے مقالے میں تحریر کرتے ہیں کہ:

> چغتائی نے اپنے طور پر فن کو بلاشبہ نہایت عمدگی سے پیش کیا ہے لیکن جب ہم علامہ کے کلام سے ان کا مقابلہ کرتے ہیں تو ہماری توقعات پوری نہیں ہوتیں۔ (۱۸)

عبد الرحمٰن چغتائی نے بعض تصاویر میں صرف ماحول کے تبدیلی معنویت کا جامع پہنایا ہے۔ چغتائی پیید . ہ ڈ. گار میں (اے سرینڈر) کے عنوان کے تحت جو انداز نشست ہے اس کا انداز عمل چغتائی کے عنوان 'جہان رنگ و بو، سے میل کھاتا ہے صرف عقب میں عمارت کا زاویہ سپاٹ کر دیا ہے۔ عورت کی جگہ مرد کی تصویر لگا کر تجسیم کیا ہے۔ چغتائی پیید . ہ ڈ. گار میں ایک تصویر اے پیس آف سٹون کے عنوان سے جس میں ایک بڑا سا بت کھڑا نظر آتا ہے۔ عمل چغتائی میں 'انسان اور شیطان، کے عنوان سے جو شبیہ ہے اس میں بھی فرعون کا مجسمہ نظر آتا ہے۔ عظمت آدم والے عنوان کے تحت بھی ایک بڑا بت مصری لباس میں دکھایا گیا ہے۔ ڈاکٹر وحید قریشی عبد الرحمٰن چغتائی کی مصوری کا افکار اقبال سے موازنہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:

> بعض اوقات چغتائی اقبال کی بنائی ہوئی لیک سے بھی الگ ہو جاتے ہیں۔ اقبال کے نزدیک مسلمانوں کی عظمت کا نشان 'ہلال نما خنجر، ہے مگر چغتائی اسے تسلیم نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک ہلالی خنجر دور زوال کی یادگار ہے۔ عربوں کے دور عروج میں خنجر سیدھا ہوا کرتا تھا۔ "عمل چغتائی،، کی جملہ تصاویر میں تلوار ہمیشہ سیدھی ہے۔ (۱۹)

عبد الرحمٰن چغتائی کی مصوری کی تصاویر میں جو نمایاں پرندے نظر آتے ہیں ان میں شاہین، بلبل، کبوتر اور توتے جب کہ پھولوں میں گلاب، نرگس، سرو اور موتیا شامل ہیں۔ فکر اقبال میں شاہین ایک مرکزی کردار ہے اور ان تصویروں میں بھی اقبال کے شاہیں زادے نظر آتے ہیں جن کی آنکھوں میں چمک دیکھ کر مسلمانوں کے شاندار اور پُر شکوہ ماضی کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ اقبال کے ان شاہینوں نے تاریخ کا دھارا موڑ کر رہتی دنیا کے لیے مثال قائم کر دی تھی۔ ان تصویروں سے عیاں ہوتا ہے کہ مصور مسلمانوں کے تابناک ماضی سے مکمل طور پر آگاہ ہے۔

عمل چغتائی کی مجموعی فضا میں دیہات کو شہروں پر فوقیت کے علاوہ جدید انسان کے خدوخال خال خال نظر آتے ہیں۔ اس طرح عمل چغتائی میں مصور نے ارتقاء کی ساری منزلیں طے کر کے فن برائے فن کی منزل سے آگے فن برائے زندگی کی طرف سفر کرتے ہوئے ان فن پاروں میں مزدور، کسان، غلام لڑکی اور مظلوم کشمیریوں کے مصائب کو اجاگر کر کے رومانوی طرز فکر کو عملی مسائل سے مربوط کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد دین تاثیر اپنے مقالے میں عبد الرحمٰن چغتائی

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

کی مصوری کی اہم خدوخال کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ:

> چغتائی نے کشمیری تصاویر اور غلام لڑکی کی شبیہ میں سیاست سے اثر لیا ہے مگر جذباتی توازن قائم رکھا ہے۔ذریعہ اظہار رنگ اور خط ہی ہیں وضع اشکال سے جذبات کا رخ پھیرا ہے۔[۲۰]

اقبال نے اپنے بلند تخئیل،ذوق اور ادراک کی بدولت الفاظ کو مفاہیم کے نئے جامے پہنائے۔ملت کی رگوں میں تازہ خون دوڑایا۔ان افکار کی بدولت قوم کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کا کام لیا۔عبد الرحمٰن چغتائی نے بھی اپنے فن مصوری میں مشرقی اقدار کو از سر نو زندہ کیا اور زندگی کی بقاء اور حیات کا ابدی پیغام دیا۔آپ کے جمالیاتی ذوق کی بدولت افکار اقبال کی توضیح و تشریح اور فکر و تاثیر میں بہت معاونت ملتی ہے۔ڈاکٹر سید عبد اللہ عبد الرحمٰن چغتائی کے اس تصویری روپ کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:

> اقبال کے اشعار کے جو تصویری روپ چغتائی نے ہمیں دیے ہیں وہ بھی روح اقبال کے بارے میں ہماری بصیرتوں میں اضافہ کرتے ہیں۔اب آخر میں حضرت چغتائی کا یہ ارشاد بھی ہر لحظہ پیش نظر رہے کہ یہ اس کے تصور فن کا خلاصہ ہے اور یہ فیض اقبال ہے۔انھوں نے فرمایا:انسان مشرق کا ہو یا مغرب کا،اس کی تخلیق کا موضوع کسی نہ کسی صورت سے اس ملت سے وابستہ رہا ہے جس سے اس کا رشتہ ہے۔[۲۱]

عبد الرحمٰن چغتائی صرف ایک نامور مصور ہی نہیں بلکہ صاحب اسلوب افسانہ نگار بھی ہیں ان کے دو افسانوی مجموعے بعنوان "لگان،، اور "کاجل،، شائع ہو چکے ہیں۔آپ کی دو نثری تصانیف شیما مجید نے مرتب کر کے مقالات چغتائی جلد اول اور جلد دوم شائع کی ہیں۔ان مقالات میں جہاں عبد الرحمٰن چغتائی نے دوسرے اہم موضوعات پر قلم اٹھایا ہے وہاں فکر اقبال سے وابستگی بھی عیاں ہوتی ہے گویا قلم اور مو قلم دونوں سے فلسفہ اقبال کو صفحہ قرطاس پر منتقل کیا ہے۔۔مقالات جلد اول میں میرا فن اور شاعر مشرق،فرد اور جماعت اور دیدن دگر آموز ایسے مقالات ہیں جن کا تعلق براہ راست فلسفہ اقبال سے ہے۔ان مقالات میں عبد الرحمٰن چغتائی نے اقبال کے فن کے متعلق اظہار کیا ہے کہ وہ حرکت و عمل کا استعارہ ہے میری مصوری کا مقصد بھی زندگی کی ترجمانی کرنا ہے۔زندگی کی بقاء اور تکمیل کے لیے اقبال نے اپنے فلسفیانہ افکار میں شاہین،مرد مومن،اور نامور شخصیات کا ذکر کیا ہے تو چغتائی نے اپنی مصوری میں ان ہی افکار کو تجسیم کیا ہے۔عبد الرحمٰن چغتائی اپنی مصوری کا مقصد بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

> میں نے زندگی کی ترجمانی رنگوں اور خطوں سے ہی نہیں کی بلکہ ان عورتوں اور مجاہدوں سے بھی کی ہے جن کا تصور اقبال نے پیش کیا ہے۔(۲۲)

مقالاتِ چغتائی جلد دوم میں بھی اقبال کے حوالے سے مقالات بعنوان عمل چغتائی، علامہ اقبال اور نظریہ فن کے تحت موجود ہیں۔ عمل چغتائی کے مقالے میں مصنف نے علامہ اقبال سے ملاقات کا احوال بھی درج کیا اور اس کتاب کو پائے تکمیل تک پہنچانے کے لیے جن مسائل سے دوچار ہونا پڑا، ان پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان مقالات میں چغتائی نے اپنے فن کے ارتقاء کے متعلق بھی بیان کیا ہے کہ شروع میں مختلف نظریات سے مکمل آگاہی نہ ہونے کی وجہ سے مصوری میں انسانی درد، عالمگیر احساسات اور فن برائے زندگی کے تقاضے پورے نہیں ہوئے۔ چغتائی نے بھی عین شباب کے دور میں مغرب کا سفر کیا تھا لیکن وہ مغرب کے دبستانوں سے سحر زدہ نہیں ہوئے بلکہ مشرقی رنگ و آہنگ میں پختہ تر ہو گئے۔ چغتائی صرف مغرب کی مصوری کو پسند نہیں کرتے بلکہ ہندوستانی مصوری میں بدھ ازم کی یاسیت پسندی پر بھی تنقید کرتے ہیں۔ اپنے اور اقبال کے حالات کا موازنہ کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

> میرے زمانے کا مغرب علامہ اقبال کے زمانے کے مغرب سے قطعی مختلف تھا۔ مشرقی ہونے کے باوجود میرے لیے کہیں زیادہ امکانات موجود تھے کہ اپنی مشرقیت کو نظر انداز کر جاتا اور مغربی طرز فکر اور اس کے تجریدی ماحول میں کھو جاتا لیکن میرے نزدیک یہ فرار آج گناہ عظیم کا درجہ رکھتا ہے۔(۲۳)

ان مقالات سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ عبدالرحمٰن چغتائی شاعر مشرق کی فکر کو ہر طرح سے انجذاب کرنے کی مکمل سعی کرتے رہے ہیں تاکہ تفہیم کے بعد جب تجسیم کی جائے تو افکار اقبال کی تخلیقی، سماجی، عصری، سیاسی اور ثقافتی انداز جلوہ گر ہو کر ایک نامیاتی کل کو جنم دے سکیں۔ فکر اقبال کی سیاسی بصیرت، اسلوب کی انفرادیت، احساس کی شدت اور جذبے کی انفرادیت کو منظر عام پر لایا جا سکے۔ عمل چغتائی کی تجسیم بھی اس ہی شعور کا نتیجہ ہے جس میں مختلف رنگوں سے افکار اقبال کی پیکر تراشی کی گئی ہے جس میں اقبال کے تخیل کو فن مصوری کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا گیا ہے۔ احمد داؤد عبدالرحمٰن چغتائی کی مصوری کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

> چغتائی نے عمر خیام، غالب اور اقبال کے کلام کو جس طرح مصور کیا ہے اس سے مصوری کو شعری پیکر کی تشریح کے لیے تجربے کے طور پر برتنے کا رجحان پیدا ہوا ہے۔ مخصوص رنگوں اور ترتیب سے شعر کے خیال کو گرفت میں لینے کے عمل نے ان کے

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

ہاں تکنیک سے زیادہ تخلیق کا درجہ حاصل کر لیا ہے۔ (۲۴)

فکر اقبال میں داخلی اور خارجی عناصر کے علاوہ اجتماعیت کے عنصر کی شعلہ نوائی بھی موجود ہے۔ افکاراقبال اپنی گرمی گفتار کی بدولت زندگی میں نئی روح کی تخلیق کے سامان کے علاوہ نئے جذبوں کی بازگشت بھی رکھتے ہیں۔ اقبال کا یہ نغمہ حیات جذبات نگاری اور شوخی گفتار کا وہ عکس ڈالتا ہے کہ زندگی کے زیر و بم میں توازن پیدا ہو جاتا ہے۔ افکار اقبال کی تجسیم کے لیے ضروری ہے کہ مصور کے اندر ذوق جمال کا غالب عنصر موجود ہو تا کہ وہ شعری پیکر کو تصویروں میں ڈھال سکے۔ عبدالرحمٰن چغتائی کی مصوری میں زندگی کی بقا اور حیات ابدی کا پیغام موجود ہے۔ آپ کی مصوری کسی ایک مکتب تک محدود نہیں ہے بلکہ اپنی انفرادیت، محنت اور لگن کی بدولت الگ مکتب کی حیثیت رکھتی ہے جس کو چغتائی آرٹ کا نام دیا گیا ہے۔ آپ کی مصوری میں انگریزوں کی نقالی کے بجائے اسلامی اقدار، اسلامی طرز زندگی اور اسلامی تہذیب معاشرت کی عکاس ہے اس طرح اس کی تصاویر میں عظمت و جلالت کے عناصر کے ارتباط کے آثار شامل ہو گئے ہیں۔ ان تصاویر میں ماضی کو حال کے اذفر میں لپیٹ کر چغتائی نے قرآن، تسبیح، آئینہ، مزدور، کسان، درویش، غلام اورآزاد کی تجسیم کر کے باوصف موضوع بنایا اور زمینی حقائق سے مربوط بھی کیا۔ ڈاکٹر وحید قریشی عبدالرحمٰن چغتائی کے اس سفر کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ:

> فن برائے فن سے آغاز کرنے والا عبدالرحمٰن چغتائی "عملِ چغتائی" میں فن برائے زندگی کی منزل پر آ گیا۔ اسے "عملِ چغتائی" میں کرشن کی گوپیوں کے جسمانی خدوخال میں لذت کی جستجو میں نہیں، اب رنگوں کا اپنا حسن فی ذاتہ دلکش نہیں رہا، عبدالرحمٰن چغتائی بنیادی مقاصد کو پیش نظر رکھ کر پس منظر کو علامتوں کے حوالے سے تیار کرتا ہے اور یہی منزل اس کے فن کی جاذب ترین تکمیلی منزل ہے۔ (۲۵)

اس مقالے میں کلام اقبال کے مصور عبدالرحمٰن چغتائی کی مصوری کی مختلف ابعاد کا تجزیہ کیا گیا ہے کہ کس طرح اس نے کلام اقبال کو اپنی ذہانت، فطانت، محنت، لگن اور دقت نظری سے تصویروں کے قالب میں ڈھالا۔ آپ کی سعی پیہم کی بدولت عمل چغتائی جیسا شاہکار منظر عام پر آیا۔ یہ کتاب مصور کی فن کارانہ صلاحیتوں اور اقبال سے عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے جس کی اہمیت دوچند ہے۔ ان ساری کوششوں کے باوجود علامہ اقبال کا جاوید نامہ کو مصور کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوا۔

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

حواشی

۱۔ محمد اقبال، کلیات اقبال (اردو)، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۷۲ء) ص ۳۸۷
۲۔ ایضاً، کلیات مکاتیب اقبال جلد سوم (مرتبہ) سید مظفر حسین برنی (دہلی: اردو اکادمی، ۱۹۹۲ء) ص ۳۱۹
۳۔ محمد عبداللہ چغتائی، ڈاکٹر، اقبال کی صحبت میں، (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۷ء)، ص ۳۵۷
۴۔ عبدالرحمٰن چغتائی، نقش چغتائی، (لاہور: جہانگیر بک کلب، س ن) ص ۳
۵۔ فیوض الرحمٰن، ڈاکٹر، معاصرین اقبال (لاہور: نیشنل بک سروس، اشاعت اول، ۱۹۹۳ء) ص ۶۰۹
۶۔ محمد اقبال، کلیات مکاتیب اقبال جلد سوم، ص ۳۳۸
۷۔ ایضاً، جلد چہارم (مرتبہ) سید مظفر حسین برنی (دہلی: اردو اکادمی، ۱۹۹۸ء) ص ۱۴۱
۸۔ ایضاً، ص ۶۷۲
۹۔ عبدالرحمٰن چغتائی، عمل چغتائی، آن لائن www.rekhta/ebook/amal-e-chughtai
۱۰۔ ایضاً
۱۱۔ فریال اشرف، کلام اقبال پر عبدالرحمٰن چغتائی کے فن پاروں کا تنقیدی جائزہ، مقالہ ایم فل اقبالیات (غیر مطبوعہ)، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد، ۲۰۱۹ء ص ۲۲۹
۱۲۔ محمد اقبال، کلیات اقبال (اردو)، ص ۵۵۶
۱۳۔ انور سجاد، ڈاکٹر، پاکستان میں جدید مصوری مشمولہ فن مصوری (مرتبہ) شیما مجید (لاہور: پاکستان رائٹر کوآپریٹر سوسائٹی، اشاعت اول، ۲۰۰۵ء) ص ۱۹۰
۱۴۔ محمد اقبال، کلیات اقبال (اردو)، ص ۵۷۶
۱۵۔ اسلم انصاری، ڈاکٹر، اقبال عہد آفرین، (ملتان: کاروان ادب، ۱۹۸۷ء) ص ۳۰۳
۱۶۔ محمد حسن عسکری، مقالات محمد حسن عسکری (مرتبہ) شیما مجید جلد دوم (لاہور: علم اعرفان پبلشرز، ۲۰۰۱ء) ص ۲۸۴
۱۷۔ محمد اقبال، کلیات اقبال (اردو)، ص ۲۱۹
۱۸۔ ڈاکٹر وزیر آغا، (مرتبہ) عبدالرحمٰن چغتائی، شخصیت اور فن، (لاہور: مجلس ترقی ادب، اشاعت اول، ۱۹۸۰ء) ص ۲۴۴
۱۹۔ ایضاً، ص ۱۲۲
۲۰۔ محمد دین تاثیر، ڈاکٹر، مقالات تاثیر (مرتبہ) ممتاز اختر (لاہور: مجلس ترقی ادب، اشاعت اول، ۱۹۷۸ء) ص ۱۷۵
۲۱۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ، کلام اقبال کا مصور عبدالرحمٰن چغتائی، مشمولہ علامہ اقبال مسائل و مباحث، (مرتبہ) ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۱۲ء) ص ۵۶
۲۲۔ عبدالرحمٰن چغتائی، مقالات چغتائی، جلد اول (مرتبہ) شیما مجید (اسلام آباد: ادارہ ثقافت پاکستان، اشاعت اول، ۱۹۸۷ء) ص ۸
۲۳۔ ایضاً، جلد دوم (مرتبہ) شیما مجید (اسلام آباد: ادارہ ثقافت پاکستان، اشاعت اول، ۱۹۸۷ء) ص ۱۱
۲۴۔ احمد داؤد، پاکستانی مصوری مشمولہ فن مصوری (مرتبہ) شیما مجید، (لاہور: پاکستان رائٹر کوآپریٹر سوسائٹی، اشاعت اول، ۲۰۰۵ء) ص ۱۵۸
۲۵۔ ڈاکٹر وحید قریشی، اساسیات اقبال (لاہور: اقبال اکادمی، اشاعت دوم، ۲۰۰۳ء) ص ۲۵۸

ISSN: 2519-6332 (Print) ❄ ISSN: 2708-1915 (Online)

مآخذ

۱۔ آغا، وزیر، ڈاکٹر (مرتب)، عبدالرحمٰن چغتائی، شخصیت اور فن، لاہور: مجلس ترقی ادب، اشاعت اول، ۱۹۸۰ء

۲۔ اقبال، محمد، کلیات اقبال (اردو)، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۷۲ء

۳۔ ______، کلیات مکاتیب اقبال جلد سوم (مرتبہ) سید مظفر حسین برنی، دہلی: اردو اکادمی، ۱۹۹۲ء

۴۔ ______، جلد چہارم (مرتبہ) سید مظفر حسین برنی، دہلی: اردو اکادمی، ۱۹۹۸ء

۵۔ انصاری، اسلم، ڈاکٹر، اقبال عہد آفرین، ملتان: کاروان ادب، ۱۹۸۷ء

۶۔ تاثیر، محمد دین، ڈاکٹر، مقالات تاثیر (مرتبہ) ممتاز اختر، لاہور: مجلس ترقی ادب، اشاعت اول، ۱۹۷۸ء

۷۔ چغتائی، محمد عبداللہ، ڈاکٹر، اقبال کی صحبت میں، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۷ء

۸۔ چغتائی، عبدالرحمٰن، نقش چغتائی، لاہور: جہانگیر بک کلب، س ن

۹۔ ______، مقالات چغتائی، جلد اول، مرتبہ شیما مجید، اسلام آباد: ادارہ ثقافت پاکستان، اشاعت اول، ۱۹۸۷ء

۱۰۔ ______، جلد دوم، ______

۱۱۔ داؤد، احمد، پاکستانی مصوری مشمولہ فن مصوری، مرتبہ شیما مجید، لاہور: پاکستان رائٹر کو آپریٹر سوسائٹی، اشاعت اول، ۲۰۰۵ء

۱۲۔ سجاد، انور، ڈاکٹر، پاکستان میں جدید مصوری مشمولہ فن مصوری (مرتبہ) شیما مجید، لاہور: پاکستان رائٹر کو آپریٹر سوسائٹی، ۲۰۰۵ء، اشاعت اوّل

۱۳۔ عبداللہ، سیّد، ڈاکٹر، کلام اقبال کا مصور عبدالرحمٰن چغتائی، مشمولہ علامہ اقبال مسائل و مباحث، مرتب ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۱۲ء

۱۴۔ عسکری، محمد حسن، مقالات محمد حسن عسکری (مرتبہ) شیما مجید جلد دوم، لاہور: علم اعرفان پبلشرز، ۲۰۰۱ء

۱۵۔ فیوض الرحمٰن، ڈاکٹر، معاصرین اقبال، لاہور: نیشنل بک سروس، اشاعت اول، ۱۹۹۳ء

۱۶۔ قریشی، وحید، ڈاکٹر، اساسیات اقبال، لاہور: اقبال اکادمی، اشاعت دوم، ۲۰۰۳ء

ویب سائٹ

۱۔ www.rekhta.org

۲۔ www.rekhta/ebook/amal-e-chughtai

غیر مطبوعہ مقالہ جات

۱۔ فریال اشرف، ''کلامِ اقبال پر عبدالرحمٰن چغتائی کے فن پاروں کا تنقیدی جائزہ''، مقالہ ایم فل اقبالیات، اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، ۲۰۱۹ء

❁❁